# عیداور قربانی

مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ

عید کے دودن: سیدالانبیاء حضرت محمد ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہل مدینہ کو دودن (یوم نیروز اور یوم مہرجان) خوشی مناتے دیکھا فرمایا یہ دن کیسے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی حضور ﷺ یہ دو دن زمانہ جاہلیت سے ہمارے خوشی کے چلے آتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان سے افضل اور بہتر دو دن خوشی کے تمہیں عنائت فرمائے ہیں ایک عیدالفطر دوم عیدالاضحیٰ (مشکوۃ)

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت: ذی الحجہ کا سارامہینہ محترم ہے۔ (ترمذی)

لیکن اس ماہ کا پہلا عشرہ خاص فضیلت والا ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان ایام کے اعمال صالحہ اللہ کے ہاں اس قدر محبوب ہیں کہ دوسرے دنوں کا جہاد بھی ان کے برابر نہیں ہاں وہ مجاہد جو اپنی جان و مال سب کچھ فی سبیل اللہ قربان کردے اس ثواب کے مساوی ہوسکتا ہے۔ (بخاری)

تکبیرات کب سے کب تک: ماہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے سے شروع ہوکر تیرھویں تاریخ تک تمام نمازوں کے آگے پیچھے، صبح وشام، چلتے پھرتے، گھر باہر عید کے دن عید کو آتے جاتے ہر وقت بآواز بلند تکبیرات کہنی چاہییں نو تاریخ سے تیرہ تاریخ تک کے ایام خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ (کتب حدیث)

کلمات تکبیر: بہت صحیح اور افضل تکبیر یہ ہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْراً.

یہ کلمات بھی احادیث میں آئے ہیں اور بہت مشہور ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. (فتح الباری مصری جز۲ص۲۷۰) (نیل الاوطار مصری جلد۳ص۲۶۷)

عیدین کا روزہ: نبی ﷺ نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مشکوۃ)

ذی الحج کی ۱۰،۱۱،۱۲،۱۳ تاریخ کو روزہ نہ رکھنا چاہیے یہ دن کھانے پینے اور اللہ کو یاد کرنے کے ہیں۔

عیدین کے دن کھانا: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں حضور ﷺ عیدالفطر کے دن کھائے بغیر عید کو تشریف نہ لے جاتے اور عیدالاضحیٰ کے دن نماز سے پیشتر کچھ نہ کھاتے تھے۔ [ترمذی]

عیدگاہ کو پیدل جانا: حضرت علیؓ فرماتے ہیں نماز عید کے لئے پیدل چلنا اور عید (فطر) میں کچھ کھا کر نکلنا سنت ہے۔ [ترمذی]

نماز عید کھلے میدان میں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحرا اور میدان میں نماز عید پڑھنا حضور ﷺ کی سنت ہے۔

[مجمع الزوائد جلد ا ص ۲۲۳]

شرعی عذر: ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ بارش کی وجہ سے نبی ﷺ نے نماز عید مسجد میں پڑھائی۔ پس بارش آندھی یا کوئی اور شرعی عذر ہو تو مسجد وغیرہ میں عید پڑھنے کا حرج نہیں ہے ورنہ عید کی نماز ہمیشہ جنگل اور کھلے میدان میں پڑھنا سنت نبوی ﷺ ہے۔

شاہ جیلانیؒ کا فرمان: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں والاولی ان تقام فی الصحرا وتکرہ فی الجامع الالعذر۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی ص ۵۴۹)

''عید جنگل میں پڑھنی چاہئے اور جامع مسجد میں بلا عذر پڑھنی مکروہ ہے''

مستورات عیدگاہ میں: حضور اکرم ﷺ کی صحابیہ ام عطیہؓ فرماتی ہیں ہمیں دربار نبوی ﷺ سے ارشاد ہوا کہ ہم حائضہ اور پردہ نشین مستورات کو بھی عیدین میں شامل (اپنے ہمراہ) نکالیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۔تا کہ وہ مسلمانوں کی دعا اور جماعت میں شامل ہو جائیں لیکن حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔ایک خاتون نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ بعض دفعہ ہم میں سے کسی کے پاس پردہ کیلئے چادر نہیں ہوتی فرمایا اس کی سہیلی اسے اپنی چادر میں چھپا کر لے آئے۔(مشکوۃ)

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: سرور کائنات ﷺ اپنی بیٹیوں اور ازواج مطہرات کو عیدین میں لے جایا کرتے تھے (ابن ماجہ)

شاہ جیلانیؒ کا فتوی: حضرت شاہ جیلانیؒ فرماتے ہیں:

**لابأس بحضور النساء۔(غنیۃ ص ۵۴۹)**

''عیدگاہ میں عورتوں کو حاضر ہونے میں کوئی ہرج نہیں'' مستورات کو عیدین میں باپردہ شامل ہونا چاہئے خوشبو وغیرہ لگا کر نہ جائیں اور زینت بھی ظاہر نہ کریں۔

نماز عید کا وقت: عیدالاضحیٰ کچھ جلدی پڑھنی چاہئے تا کہ قربانی کو تاخیر نہ ہو آنحضرت ﷺ نے عمرو بن حزمؓ کی طرف حکم لکھا کہ عیدالاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھیں اور عیدالفطر اسکی نسبت ذرا دیر سے۔(مشکوۃ)

حضور ﷺ عیدالفطر کی نماز سورج کے دو نیزہ قدر بلند ہونے پر پڑھاتے اور عیدالاضحیٰ ایک نیزہ قدر۔(نیل الاوطار مصری جلد ۳ صفحہ ۳۴۸)

تعداد رکعت: حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عید صرف دو رکعت پڑھی۔اس سے پہلے پیچھے عیدگاہ میں آپ ﷺ نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔(بخاری ومسلم)

اذان یا اقامت: عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت (تکبیر) نہیں۔

منبر: عیدگاہ میں منبر لے جانا یا بنانا خلاف سنت نبوی ﷺ ہے۔

☆............☆............☆

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com